Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 33, Sr.No.86, 2012, pp 43 - 75

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۳، جنوری۔ مارچ ۲۰۱۲ء، شمارہ ۸۶

کلچر: تہذیب اور انسان

(ارتقائی صورت حال)

ڈاکٹر حنیف خلیل ☆

Abstract:

The human being of the present time came to the step of culture and civilization through various stages. Now the man called cultured and civilized.

In this paper it has been described that what was the social status of the man in ancient time and through which process and stages he reached to the present civilized and cultured period. The definition of culture and civilization and the difference between these two anthropological terms also has been given with various references and than it has been shown that how with the passage of time and the improvement of social structure in human life, the people brought changes in their life style, behavior and social values and at the present time where the human being stands. It is also certain that with the changing situation of the word the human being still is in search of progress and thus he is putting further steps towards progress.

ثقافت یا کلچر کے مجموعی مفہوم کو ابوالاعجاز حفیظ صدیقی نے کشافِ تنقیدی اصطلاحات میں ان الفاظ میں سمویا ہے:

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، نیشنل انسٹیٹیوٹ آف پاکستان سٹڈیز، قائداعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

"کلچر جرمن زبان کے لفظ کٹور سے ماخوذ ہے جس میں جتنے، بونے اور اُگانے کا استعارہ پایا جاتا ہے مگر جو کچھ جوتا جاتا ہے وہ زمین نہیں، انفرادی اور اجتماعی ذہن ہے جو کچھ بویا جاتا ہے وہ اناج کی فصل نہیں بلکہ یکسانی کردار کا وہ نمونہ ہے جس کی بدولت کسی گروہ میں وحدت کا شعور راسخ ہوتا ہے"۔ (۱)

انگریزی لفظ کلچر کی مکمل و مستند تعریف بہت مشکل ہے۔ اس لفظ کے لیے دیگر الفاظ تہذیب، تمدن اور ثقافت استعمال ہوتے ہیں۔ یہ تمام الفاظ تقریباً ایک جیسے مفاہیم ادا کرتے ہیں۔

ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے ان تمام الفاظ کے لغوی اور اصطلاحی معنوں سے اس کی تعریف متعین کی ہے۔ وہ ان الفاظ کا تجزیہ یوں کرتے ہیں۔

1۔ ثقافت

یہ عربی زبان کا مصدر ہے۔ باب ہے:

ثَقِف یا ثَقَفَ یا ثَقُفَ
ثقفاً و ثَقَفاً و ثَقافتہً
زِیرک ۔ دانا اور ہوشیار

ثَقَفَہ‘ : وُہ اُس سے دانش میں بڑھ گیا۔
ثَقِفَ الکلام : وُہ بات کو فوراً سمجھ گیا۔
ثَقَّفَ الرُّمحَ : اُس نے نیزے کو سِدھا کیا۔
ثَقِیف : دانا۔ زِیرک

ان لغوی معانی ہی سے اس کا مفہُوم متعیّن ہو جاتا ہے۔ کوئی شخص علم کے بغیر دانش حاصل نہیں کر سکتا۔ پس دُنیا کے تمام علوم و فنون ثقافت کے تحت آتے ہیں۔ گزشتہ دس پندرہ برس سے رقص و سرُود کو بھی ثقافت کا نام دیا جا رہا ہے۔ اِس لفظ کا یہ اِستعمال سرُود کے لیے تو جزواً درست ہے کہ جو چیز گائی

جاتی ہے۔ وُہ عموماً عِلمی ہوتی ہے لیکن ایک حسینہ کے جذبات انگیز رقص کو ثقافت کا نام دینا صحیح نہیں۔ ثقافت دانش کو کہتے ہیں اور ایک نامحرم حسینہ کو نچانا اِسلامی نقطۂ نگاہ سے دانش نہیں بلکہ حماقت ہے۔

2۔ تمدّن

یہ بھی عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مفہوم ہے شہر میں آباد ہونا۔

مَدَنَ بالمکان	وُہ مکان میں آباد ہوگیا۔
مَدَنَ المدینة	وُہ شہر میں آباد ہوگیا۔
مَدَّن المدائن	اُس نے شہر بنائے اور بسائے۔
تَمَدَّنَ	اُس نے شہریوں کے طریقے اختیار کر لیے اور گنوار پن چھوڑ دیا۔

سیّد علی بلگرامی ''تمدّنِ عرب'' میں اِس لفظ کو تہذیب کے مترادف قرار دیتے ہیں لیکن میرے ہاں یہ تہذیب کے اُس پہلو کا نام ہے جس کا تعلق عمارات، باغات، انہار اور شاہراہوں سے ہو۔ ہماری حسین عمارات اور چمکیلی شاہراہیں، ہمارا تمدّن ہیں۔ اِس لفظ کا دائرہ ہم فرنیچر، لباس اور ظرُوف تک بھی وسیع کر سکتے ہیں لیکن عِلم و دانش کو تمدُّن نہیں کہہ سکتے۔

3۔ کلچر

یہ انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے لفظی معنی ہیں: ہل چلانا، پالنا، تربیت دینا اور قُوائے ذہنی کو چمکانا (تعلیم، مُطالعہ اور مشاہدہ سے)۔ کسی کھیت میں ہل چلا کر اُسے نرم کرنا، کھاد ڈالنا، بے کار بُوٹیوں کو اکھیڑنا اور اُسے پانی دینا ایگری کلچر کہلاتا ہے۔

ایگری	زمین، کھیت اور
کَلچَر	زمین کو کاشت کے لیے تیار کرنا ہے۔

تہذیب دِل سے جنم لیتی ہے۔ دل کو ایک کھیت سمجھیے جسے نرم کرنا، حسد، نفرت اور بُخل وغیرہ کے خاردار پودے اکھیڑنا، اُس میں انسانی محبت اور دیگر جذباتِ صالحہ کا بیج بونا، قرآنی تعلیمات سے آبیاری

کرنا اور شیطانی ترغیبات سے بچانا کلچر ہے۔

بعض لوگ کلچر اور تہذیب کو ہم معنی سمجھتے ہیں مثلاً ٹی۔ ایس۔ ایلیٹ اپنی کتاب ڈیفینیشن آف کلچر (ص ۱۲۰) میں لکھتا ہے:

> ''کلچر کیا ہے؟ یہ اُن لوگوں کا اندازِ زندگی ہے جو کسی خاص مقام یا مُلک میں اکٹھے رہتے ہوں۔ یہ کلچر اُن کے آرٹس، رسوم و تقریبات، عادات اور مذہب میں نظر آتا ہے''۔

لیکن میرے نقطۂ نگاہ سے کلچر صرف ذہنی جلا، دانش اور اُس نقطہ نگاہ کا نام ہے جو علم، مطالعہ اور ایمان سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کا عملی اظہار تہذیب ہے۔ کلچر صرف ذہن کا عمل (Mental Activity) ہے اور تہذیب، ذہنی تصوّرات اور خارجی اعمال ہر دو کا مجموعہ۔ ثقافت، تمدّن اور کلچر خاص ہیں۔ ثقافت کا تعلق علوم و فنون سے ہے۔ تمدّن کا عمارات و باغات سے کلچر کا دانش، ذہنی تصورّات اور ایمانیات سے اور تہذیب ایک عام چیز ہے ان تینوں پر حاوی''۔ (۲)

ان الفاظ کی تشریح میں ڈاکٹر غلام جیلانی برق نے تہذیب (Civilization) کو باقی تمام الفاظ پر حاوی ایک الگ اصطلاح قرار دیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ اُردو الفاظ (جو اصل میں عربی سے ماخوذ ہیں)۔ تہذیب و تمدّن دونوں تقریباً ایک جیسے معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ تمدّن سے مراد ہے رہائش، زندگی بسر کرنا اور خصوصی طور پر شہری زندگی۔ اس طرح تہذیب بھی زندگی گزارنے کے اُس روپ کو کہتے ہیں جو زیادہ آسائشوں سے مالا مال ہو جیسے شہری زندگی ہوتی ہے لیکن کلچر میں جو عربی لفظ ثقافت کے لیے مستعمل ہے اور ان معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ کلچر یا ثقافت کا تمام تر دارومدار ذہنی عوامل اور انسان کی داخلی زندگی، رسوم و اقدار اور علوم و فنون سے ہوتا ہے۔ البتہ کبھی کبھی Civilization اور کلچر دونوں کے یہی معنی لئے جاتے ہیں۔ سید سبط حسن لکھتے ہیں:

> ''کسی معاشرے کی بامقصد تخلیقات اور سماجی اقدار کے نظام کو تہذیب کہتے ہیں۔ تہذیب معاشرے کی طرزِ زندگی اور طرزِ فکر و احساس کا جوہر ہوتی ہے۔ چنانچہ زبان، آلات و اوزار، پیداوار کے طریقے اور سماجی رشتے، رہن سہن، فنونِ لطیفہ، علم و ادب،

> فلسفہ وحکمت، عقائد وافسوں، اخلاق وعادات، رسوم وروایات، عشق ومحبت کے سلوک اور خاندانی تعلقات وغیرہ تہذیب کے مختلف مظاہر ہیں۔
>
> انگریزی زبان میں تہذیب کے لیے ''کلچر'' کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ کلچر لاطینی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لغوی معنی ہیں ''زراعت، شہد کی مکھیوں، ریشم کے کیڑوں، سیپوں اور بیکٹیریا کی پرورش یا افزائش کرنا، جسمانی یا ذہنی اصلاح وترقی، کھیتی باڑی کرنا۔ اُردو، فارسی اور عربی میں کلچر کے لیے تہذیب کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ تہذیب عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے لُغوی معنی ہیں کسی درخت یا پودے کو کاٹنا چھانٹنا، تراشنا تاکہ اُس میں نئی شاخیں نکلیں اور نئی کونپلیں پھوٹیں۔ فارسی میں تہذیب کے معنی ''آراستن پیراستن، پاک ودرست کردن واصلاح نمودن'' ہیں۔ اُردو میں تہذیب کا لفظ عام طور سے شائستگی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص بڑا مہذب یافتہ ہے تو اس سے ہماری مراد یہ ہوتی ہے کہ شخص مذکور کی بات چیت کرنے، اٹھنے بیٹھنے اور کھانے پینے کا انداز اور رہن سہن کا طریقہ ہمارے روائتی معیار کے مطابق ہے۔ وہ ہمارے آدابِ مجلس کو بڑی خوبی سے ادا کرتا ہے اور شعر وشاعری یا فنونِ لطیفہ کا سُتھرا ذوق رکھتا ہے''۔ (۳)

سبط حسن نے بھی تہذیب Civilization کی جو تعریف کی ہے اور تہذیب کے جو ترکیبی عناصر (Basic Points) بتائے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ وہ تہذیب (Civilization) اور کلچر (Culture) کو ایک معنی میں لیتا ہے۔ البتہ تہذیب اور کلچر کی جدید تعریف بتانے والوں میں سرسید احمد خان کو سب سے پہلا دانشور قرار دیا ہے۔ سرسید کی تعریف کو (Qoute) کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''سولائزیشن انگریزی لفظ ہے جس کا تہذیب ہم نے ترجمہ کیا ہے۔ مگر اس کے معنی نہایت وسیع ہیں۔ اس سے مراد ہے انسان کے تمام افعال ارادی، اخلاق اور معاملات اور معاشرت، تمدن اور طریقۂ تمدن اور صرف اوقات اور علوم اور ہر قسم کے فنون وہنر کو

اعلیٰ درجے کی عمدگی پر پہنچانا اور ان کو نہایت خوبی و خوش اسلوبی سے برتنا جس سے اصل خوشی اور جسمانی خوبی ہوتی ہے اور تمکین و وقار اور قدر و منزلت حاصل کی جاتی ہے اور وحشیانہ پن اور انسانیت میں تمیز نظر آتی ہے“۔ (۴)

کلچر کی تعریف انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا نے اس طرح کی ہے:

"Culture may be defined as behaviour peculiar to Homo Sepiens, together with material objects used as an integral part of this behaviour, Specifically Culture consists of language, ideas, beliefs, customs, codes, institutions, tools, techniques, works of art, rituals, ceremonies and so on. The existance and use of culture depends upon an ability possessed by mean alone.(5)

ترجمہ:

”ثقافت کی تعریف میں کیفیات پر توجہ دی جاتی ہے۔ خصوصی طور پر ثقافت کے اجزاء میں زبان، خیالات، عقائد، رسومات، اطوار، ادارے، ذرائع، طریقہ ہائے زندگی، فنون اقدار، تہوار وغیرہ شامل ہیں۔ ثقافت کا وجود عموماً معنوی اجزاء سے نمودار ہوتا ہے۔“

A Dictionary of Philosophy میں کلچر کی تعریف یوں ہے:

"All the material and spritual values and the means of creating, utalizing and passing them on, created by society in the course of history".(6)

ترجمہ:

”تاریخی سفر میں کسی معاشرے کے تمام مادی معنوی اقدار اور ان کی تخلیق اور ان تخلیقی اقدار کو بروئے کار لانا ثقافت کے زمرے میں آتا ہے۔“

ڈاکٹر جمیل جالبی نے کلچر کی تعریف میں لکھا ہے:

"We can now define culture as that whole whose parts are religion, beliefs, intelectual disciplines, morals, daily transactions, social giving, arts and crafts, customs and folkways, laws, common occupational and all those habits which one acquires as a member of society, which form bonds of cooperation, affinity and unity among individuals and groups with different & dispositions and interests, and which constitutes urbanity as distict from barbarism culture also includes things like developing different activities, narrow mindedness and intolerance, engendering, self respect, self sacrifice and loyalty, refining modes of living, morals and manners, common habits and ways of speaking, regarding one's traditions and history with respect and at the same time improving them."(7)

ترجمہ:

’’اب ہم ثقافت کی تعریف میں کہہ سکتے ہیں کہ مذہب، عقائد، دانشورانہ طریقہ کار، اخلاقیات، روزمرہ کی زندگی، سماجی اقدار، فنونِ لطیفہ، روایات و عوامی اقدار، قوانین وہ تمام اطوار جو سماج سے سیکھے جاتے ہیں، جس سے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون، یکجہتی اور باہمی امور کی تکمیل کا جذبہ انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے جنم لیتا ہے اور جو بربریت سے ہٹ کر تمدّنی زندگی سنوارنے میں مدد دیتے ہیں، یہ تمام تر ثقافتی اجزاء ہیں۔ ثقافت، تنگ نظری اور غیر لچکدار رویئے کو ختم کر کے احترام اور ایثار کو سامنے لاتا ہے جس سے زندگی گزارنے کی اقدار، اخلاقیات، عمومی عادات، طرزِ گفتگو، کسی معاشرے کی مخصوص روایات اور تاریخی پس منظر کے تناظر میں دیکھے جاتے ہیں۔‘‘

کلچر (Culture) کی تعریف "Sociological Point of Veiw" سے William F. Ogburn یوں کرتے ہیں:

> "One of the earliest definitions of culture placed its origin with the coming of man, rather than with the coming of the vertebrates. The frequently quoted definition of Tylor says that "Culture is that complex whole which includes knowledge, belief, art, morals, law, custom and any other capabilites acquired by man as a member of society". Redfield also speaks of culture as "an organized body of conventional understandings manifest in art and artifact, which, persisting through tradition, characterises a human group". Other students of culture, intent on making culture a distinctly human trait, object to calling any of the behaviour of the lower animals culture".(8)

ترجمہ:

ثقافت کی ابتدائی تعریف انسان کے ظہور کے ساتھ متعین کی جا سکتی ہے۔ ٹیلر کہتا ہے:

> ’’ثقافت میں انسانی معاشرے کی تعلیمی حالت، عقیدہ، فن، قانون، روایات اور دیگر ایسے اجزاء کا پتہ چلتا ہے جو انسان سماج سے حاصل کرتا ہے۔ ایلڈ فیلڈ نے ثقافت کے بارے میں کہا ہے کہ باہمی افہام و تفہیم کی وہ شکل جس سے معاشرتی روایات و خصوصیات کا پتہ چلے۔ ثقافت کے دیگر طلباء اس بات پر مُصر ہیں کہ ثقافت ایک منفرد خاصیت کا نام ہے جو حیوانی ثقافت کی کسی بھی کیفیت کو دعوت دیتی ہے۔

کلچر کی ان تعریفوں میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ تہذیب (Civilization) بھی کلچر کا

ایک حصہ ہے جو اردو یا عربی لفظ تمدَن (Tammadun) کو بھی اپنے وسیع مفہوم میں ضم کرتا ہے یعنی انسانی افعال اور معاشرتی زندگی کے Objective اور Subjective دونوں اقدار (Values) کا احاطہ کرتی ہے۔ اسی وجہ سے ویل ڈیورانٹ نے (Civilization) کا لفظ بہت وسیع معنوں میں لیا ہے جس سے اُس کا مقصد کلچر ہی ہے۔ ویل ڈیورانٹ تہذیب (Civilization) کے مختلف رُخ پر بات کرتا ہے۔ وہ Civlization کی معاشرتی اقدار میں تین چیزوں کا ذکر کرتے ہیں:

(۱) شکار سے کاشت تک انسانی زندگی
(۲) صنعت کی بنیادیں
(۳) معاشی تنظیم (System)

اور پھر Civilization کے سیاسی عوامل میں مندرجہ ذیل کا ذکر کرتے ہیں:

(۱) ریاست
(۲) قانون
(۳) خاندان

Civilization کے اخلاقی عناصر میں ان عوامل کا ذکر کرتے ہیں:

(۱) شادی
(۲) جنسی اخلاقیات
(۳) سماجی اخلاقیات
(۴) مذہب

اور Civilization کے ذہنی عوامل میں درجہ ذیل اقدار کا ذکر کرتے ہیں:

(۱) تحریر
(۲) سائنس
(۳) آرٹ

اگر ہم ویل ڈیورانٹ کے بتائے ہوئے عوامل ومحرکات میں سے کلچر اور تہذیب کو علیحدہ کرنا چاہیں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ پہلے بتائے ہوئے تین عوامل تہذیب سے تعلق رکھتے ہیں جو عموماً Objective یا خارجی ہیں یا شہری زندگی، مکانات، تعمیرات اور زندگی کے مادی وسائل سے متعلق ہیں اور باقی عوامل جو انسانی زندگی کے روحانی (Spiritual)، اخلاقی اور داخلی (Subjective) محرکات سے متعلق ہیں جن میں علوم وفنون (Science and Arts) اور رسوم ورواج اور طرزِ زندگی کے دیگر عوامل شامل ہیں۔ وہ تمام تر کلچر (Culture) سے متعلق ہیں۔

کلچر اور Civilization پر ہمارے چند اور دانشوروں نے بھی اظہارِ خیال کیا ہے جن میں سے چند حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ نامور اسکالر محمد یوسف عباس کلچر اور Civilization کے فرق پر بات کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "Another difficulty arises from the delimitation of culture and civilization. There is a subtle difference. Civilization comprehends the ways of living and portrays the stages in the steady march of man from the Palelithic age, embracing different phases of development, to the modern age of automation. Material progress is a fascinating study of the interaction of man and his environment and his struggle for the fulfilment of his material needs exemplified by agriculture, trade, industry and towns etc. But culture pertains to the ways of thinking enshrined in religion, philosophy, sciences and fine arts. At the creative level it finds expression in artistic and literary output. Primarily a cerebral activity, it involves cultivation of artistic expression. Exploration of higher human thought, as in religion philosophy, mathematics and sciences and fine arts implies the exercise of extra-ordinary talent and effort in

> contrast to the acquisition of skills. Hence culture reflects, if not entirely a different phenomenon from civilization, at least a different area of emphasis. Since civilization and culture are so inseparably interwined together no definite and fool proof definition may be possible."(9)

ترجمہ:

ثقافت اور تہذیب کی اصطلاحات واضح کرنے میں ایک مشکل ہے۔ دونوں اصطلاحات میں بنیادی فرق ہے۔ تہذیب طرزِ زندگی کے بارے میں بتاتا ہے اور انسانی زندگی کے ارتقائی مدارج کو ابتدائی دور سے جدید دور تک تدریجاً واضح کرتا ہے۔ انسان کی مادی زندگی کا ارتقائی مطالعہ کرتا ہے۔ انسانوں کا میل جول، ماحول اور مادی ضروریات کی تکمیل کے لئے کی گئی کوششوں جیسے زراعت، تجارت، صنعت اور آبادکاریوں کے بارے میں بتاتا ہے لیکن ثقافت، مذہب، فلسفہ اور علوم وفنون میں سوچنے کی صلاحیت کو واضح کرتا ہے۔ تخلیقی سطح پر ثقافت، فنی اور ادبی میدانوں میں اظہارِ خیال کو واضح کرتا ہے۔ اعلیٰ صلاحیتوں کو نکھارنا ثقافت کا کام ہے۔ یوں ثقافت نہ صرف داخلی منظرنامہ کی سطح پر بلکہ علاقائی اقدار کی سطح پر بھی تہذیب سے بہت مختلف ہے اس لئے تہذیب وتمدّن کے اس تعلق اور فرق کو دیکھتے ہوں۔ دونوں اصطلاحات کی جامع تعریف کرنا ممکن نہیں۔

ایک اور اسکالر محمد صدیق کلیم کلچر اور Civilization کو تاریخی پس منظر میں Define کرتے ہیں اور بجائے اس کے کہ Civilization کو کلچر کی جز (Part) سمجھیں وہ کلچر کو Civilization کی روح قرار دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

> "To me civilisation and culture are vague terms. WhenI think of these two words, they conjure up certain pictures in my mind, they even suggest some ideas and the patterns

in which they were worked out. One of the pitfalls in the historical approach to a question like this is, depending upon the temperament of the theorist, the primitivisation of the past. In this lies the strength and the weaknewss of such an approach. The past may be glorified or denounced. It needs and arduous scientific historian not only to dig up the past but also to resurrect it as such.

I have never been able to understand exactly from what point of history civilisation started. We talk of the old civilisations and the primitive peoples before them, we also talk of primitive civilisations. As a layman, I have always preferred to believe that, with the first effort of the primitive man at providing himself against nature, civilisation did set in. This has its counterpart in his first drawings on the walls of the caves that he did to occupy his leisure.

This was the point from which both scientific and artistic activity, that is cultural activity, originated, say, in its embroyonic form. Another idea, I am inclined to believe in is the cyclic theory of history. Civilisations have always evolved up to a certain point, even a glorious apex, and then perished as for example, the Babylonian or the Roman civilisation; in some cases, like the Chiness civilisation, they have stagnated over centuries."(10)

ترجمہ:

میری نظر میں تہذیب اور ثقافت بہت قریبی اصطلاحات ہیں۔ جب میں ان دونوں اصطلاحات کے بارے میں سوچتا ہوں تو میرے ذہن میں واضح تصوّرات آ جاتے

ہیں حتیٰ کہ ایسے خیالات بھی آ جاتے ہیں جیسے ایک تاریخی حوالے سے ایک سوال ذہن میں اُبھرے جس کی وجہ سے شعور ماضی کے آئینے میں جھانکتا ہے یہ کہ ماضی شاندار ہونا چاہیے۔

مجھے واضح طور پر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ تاریخی لحاظ سے تہذیب کی ابتدا کس نقطہ نظر سے ہوتی ہے۔ ہم قدیم تہذیب اور ابتدائی دور کے انسان کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ میں عموماً اس عقیدے پر ہوتا ہوں کہ انسان نے ابتدا میں اپنے لئے فطرت کے خلاف تحفظ کی ڈھونڈ لگائی اور تہذیب نے اس کی مدد کی۔ اس کے لئے پہلے انسان نے دیواروں پر نقوش کندہ کئے۔ یہیں سے ابتداء میں سائنسی اور فنی، دونوں حوالوں سے ثقافتی سرگرمی نمودار ہوئی۔ میرا ایک اور میدان یہ ہے کہ تاریخی لحاظ سے زندگی کے دائرہ عمل کا نظریہ بھی میرے سامنے ہے جس کی رو سے تہذیب عموماً ایک مرکزی نقطہ کے گرد گھومتی رہی جیسے بابلی اور رومن تہذیبوں کا مرکزی نقطہ۔ بعض اوقات چینی تہذیب کو بھی اس لئے مرکزی حیثیت دی جاتی ہے کہ یہ تہذیب بھی سینکڑوں سالوں قدیم ہے۔

علی عباس جلالپوری نے بھی اپنی کتاب خردنامہ جلالپوری میں Culture اور Civilization ایک معنی میں لیا ہے اور ساتھ جرمن لفظ Culture کا لغوی معنی بھی بتایا ہے۔ البتہ اُردو یا عربی لفظ تمدن (Tamadun) کو انسانی معاشرہ کی مادی ترقی سے منسوب کیا ہے۔

جلال پوری لکھتے ہیں:

> ''تہذیب کا معنیٰ ہے ''سنوارنا'' اور تمدّن کا مطلب ہے شہری زندگی گزارنا۔ تہذیب کے لئے انگریزی کا لفظ کلچر اور جرمن کا لفظ کُلٹر ہے دونوں کا معنیٰ ہے کھودنا، پیدا کرنا، اُگانا۔ لفظ تہذیب کئی معنوں میں مستعمل ہے۔۔ علم الانسان اصطلاح میں جو کام بھی انسان نے بہ حیثیت انسان کے کیا ہے وہ تہذیب یا کلچر کے ضمن میں آئے گا۔۔ کسی خاص قوم کی ذہنی اور ذوقی ترقی اُس مُلک کی تہذیب کی نشان دہی کرتی ہے۔۔ فرد کی

> نسبت سے تہذیبِ نفس کا مطلب ہوگا شائستگی، ادبی و علمی ذوق، انسانی ہمدردی اور مُروّت، کسی اعلیٰ نصب العین پر عقیدہ رکھنا اور اُس کی متعلقہ قدروں کی آبیاری کرنا۔ بعض عُلماء کے خیال میں تمدّن تہذیب ہی میں مشمول ہے اُس سے الگ نہیں ہے۔ عام طور سے کسی قوم کے علمی، فنّی اور فکری کارناموں کو اُس کی تہذیب اور مادی ترقی کو اُس کے تمدّن سے منسوب کیا جاتا ہے''۔ (11)

ان تمام حوالہ جات سے جو نتیجہ سامنے آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اردو اور عربی الفاظ تمدن، تہذیب اور ثقافت نے کلچر کی تعریف کو بہت مبہم (Ambiguous) بنا دیا ہے۔ ثقافت کا لفظ Culture کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور ثقافت کے لغوی معنوں میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ثقفہ (Saqfa) اور ورثہ (Virsa) دو ایسے الفاظ ہیں جن میں بہت معمولی فرق ہے۔ ثقفہ وہ علمی و فکری اور رسم و رواج کا اثاثہ ہے جو اپنے بزرگوں سے نئی نسلوں کو ملتا ہے لیکن اس میں یہ ضروری نہیں کہ صرف اپنے قبیلوی اور خاندانی آباؤ اجداد سے ملے۔ اس میں پوری نسل اور اُسی سوسائٹی میں بسنے والے تمام افراد کا حصہ ہوتا ہے جبکہ وراثت صرف خاندانی افراد ہی کا حصّہ ہوتا ہے۔ اسی ثقفہ سے ثقافت اور ورثہ سے وراثت کے الفاظ بنے ہیں۔ پھر ثقافت کو انگریزی لفظ کلچر کے معنوں میں جب استعمال کیا جاتا ہے تو ابہام (Ambiguity) پیدا ہوتا ہے۔ اس ابہام میں اور بھی اضافہ تب ہوتا ہے جب "Tehzeeb" کے الفاظ بھی بہت معمولی فرق کے ساتھ اس مفہوم میں استعمال ہونے لگتے ہیں۔ انگریزی لفظ Culture اور Civilization بھی اگرچہ ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں لیکن کچھ سکالروں نے ان دونوں الفاظ میں یہ امتیاز کیا ہے کہ Civilisation کا دار و مدار زیادہ زمینی آثار اور مادی زندگی کے تصور پر خصوصی طور پر شہری زندگی کے تصور پر ہوتا ہے جو اردو اور عربی لفظ "Tamadun" اور "Tehzeeb" دونوں کا احاطہ کرتا ہے۔ Culture کا لفظ عموماً معاشرے کے علمی، فکری اور روحانی اقدار سے تعلق رکھتا ہے۔ میرے خیال میں یہ فرق دونوں الفاظ کو واضح کرنے اور Culture اور Civilisation کی تعریف کو واضح کرنے میں بہت مدد دیتے ہیں اس لیے ان دونوں الفاظ میں فرق کرنا زیادہ مفید ہے۔

انسانی تہذیب تاریخ کے آئینے میں

اس کرۂ ارض پر انسان کی قدامت اور ابتدائی جغرافیہ کے بارے میں مختلف نظریات ہیں۔ زیادہ دانشور اس بات پر متفق ہیں کہ انسانی تہذیب (Civilisation) کی ابتدا وسطی ایشیاء سے ہوئی ہے کیونکہ یہاں زندہ رہنے کے وسائل، پانی اور خوراک کے ذخائر زیادہ تھے۔ پھر انسانی تہذیب کے قدیم ترین آثار بھی جن علاقوں سے ملے ہیں ان میں موجودہ پاکستانی جغرافیہ اور یہاں کی اقوام سرِفہرست ہیں۔

کچھ مغربی دانشور اور ماہرین علم الارض (Geologists) نے انسان کے مہذب (Civilized) دور سے پہلے انسانی زندگی کے تین ادوار بتائے جن کو غیر مہذب ادوار بھی کہتے ہیں لیکن یہی غیر مہذب ادوار تہذیب کے لیے ابتدائی کڑیاں (Chains) کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مہذب دور سے پہلے کا پس منظر واضح کرنے کے لیے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر وزیر آغا نے اپنی اردو کتاب ''اُردو شاعری کا مزاج'' میں مغربی دانشور "Hungtington" کی کتاب "Mainsprings of Civilization" کے حوالے سے لکھا ہے:

> ''مذہبی روایات اور دیومالائی کہانیوں میں تخلیق حیات کا جو واقعہ مدرج ہے۔ علم الانسان کی تحقیقات بھی اس کی توثیق کرتی ہے۔ علم الانسان کے مطابق انسانی زندگی کا وہ دور جسے مذہبی روایات میں بہشت کا پرسکون دور کہا گیا ہے، دراصل جنگل کی زندگی کا وہ طویل دور تھا، جس میں انسان کو بغیر کسی تگ ودو کے ہر شے حاصل ہو جاتی تھی۔ جنگل کا یہ ''باغ عدن'' وسطی ایشیا اور تبت کا وہ میدان تھا جو ابتداً سطح سمندر سے کچھ زیادہ بلند نہیں تھا۔ یہ وہ زمانہ (تقریباً بیس یا تیس لاکھ برس قبل) جب ابھی الپس، کوہ قاف، ہمالیہ اور چین کے پہاڑوں کا سلسلہ وجود میں نہیں آیا تھا۔ چنانچہ وسطی ایشیا اور تبت کے اس میدان میں ہر طرف گھنے جنگل تھے۔ خوراک کی فراوانی تھی اور انسان کو درخت

سے اتر کر حیوان سے متصادم ہونے کی ضرورت درپیش نہ تھی۔ پھر ایک ین (Yin) کا یہ دور ختم ہو گیا زمین نے سکڑنا شروع کیا اور اس کے نتیجے میں الپس سے لے کر چین تک پہاڑوں کا ایک سلسلہ وجود میں آ گیا جو ہلال سے مشابہ ہے۔ زمین کے اس ابھار کا نتیجہ یہ نکلا کہ نمدار ہواؤں کے راستے میں ایک دیوار سی کھڑی ہو گئی اور تبت اور وسطی ایشیا کے میدان خشک ہونے لگے۔ پہلے جنگل چھدرے ہوئے اور پھر نابود ہو گئے اور انسان کو بادلِ نخواستہ درخت سے زمین پر اترنا پڑا۔ ماہرین علم الانسان اسے زوال آدم سے موسوم کرتے ہیں''۔ (12)

فریڈرک اینگلس کہتا ہے کہ:

''مشرق میں بربریت کے درمیانی دور کی ان جانوروں کے پالنے سے ہوئی جو دودھ دیتے تھے اور جن کا گوشت کھایا جاتا تھا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ لوگ اس دور میں بہت دنوں تک پودوں کی کھیتی کے بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ مویشی پالنے اور جانوروں کے بڑے بڑے جھنڈ اور ریوڑ بنانے کی وجہ سے ہی آریا اور سامی لوگ عہد بربریت کے باقی لوگوں سے مختلف ہو گئے تھے۔ یورپ اور ایشیا کے آریاؤں میں مویشیوں کے نام آج بھی مشترک ہیں لیکن قابلِ کاشت پودوں کے نام نہیں ملتے۔ عمدہ اور مناسب جگہوں میں جانوروں کے ریوڑ اور جھنڈ بننے سے گلہ بانی کی زندگی کا آغاز ہوا۔ سامیوں میں دجلہ اور فرات کے مرغزاروں میں اور آریاؤں میں ہندوستان کے میدانوں اور آمو دریا اور سیر دریا اور دان اور دنیپر کی وادیوں میں مویشی پالنا غالباً ان ہی چراگاہوں کی سرحدوں سے شروع ہوا ہوگا۔ اس لیے بعد میں آنے والی نسلوں کو ایسا معلوم ہوا کہ گلہ بانی کرنے والی قوموں کا آغاز ان ہی جگہوں میں ہوا ہوگا''۔ (13)

معروف دانشور، فلسفی اور Geologist وِل ڈیورانٹ (Will Durant) جدید حجری دور سے متعلق انسانی تہذیب (Human Civilization) کے بارے میں لکھتے ہیں:

''۱۹۵۴ء میں موسم سرما خلافِ معمول خشک تھا، سوئٹزرلینڈ کی جھیلوں کی سطح گر گئی تھی اور قبل از تاریخ ایک اور عہد کا انکشاف ہوا تھا۔ ان جھیلوں میں دو سو مقامات پر ایسے ڈھیر پائے گئے جو تیس سے ستر صدیوں تک پانی میں کھڑے رہے تھے۔ ان تودوں کی ترتیب اس بات کی نشاندہی کرتی تھی کہ ان پر چھوٹے چھوٹے گاؤں بنائے گئے تھے۔ شاید تنہائی یا دفاع کے لیے ہر ایک زمین کے ساتھ ایک تنگ پل کی مدد سے جڑا ہوا تھا۔ گھروں کے فریم ورک ادھر ادھر پانی کے کھیل سے بچے ہوئے کھڑے تھے۔ ان کھنڈرات میں ہڈی اور پتھر کے صیقل زدہ اوزار تھے جو ماہرینِ آثار قدیمہ کے لیے نئے حجری دور کی علامت بن گئے جو ایشیا میں دس ہزار سال قبل از مسیح اور یورپ میں پانچ ہزار سال قبل از مسیح واقع ہوا''۔(14)

انگلستان کے ماہر علم الانسان اور فلسفی رابرٹ بریفالٹ بھی افسانوی روایات کی نفی کرتے ہوئے جدید سائنسی نقطۂ نظر سے اظہارِ خیال کرتے ہیں:

''بطلیموسی دنیا کی مانند نسل انسانی کی رفتار زندگی کے متعلق ہمارے تصورات نہایت بے حقیقت اور ادنیٰ اور ناقص تھے۔ ہماری افرینش کی اولین حد ۲۰۰۴ء قبل مسیح تسلیم کر لی گئی تھی اور اس تاریخ تک پہنچنے سے بہت پہلے تاریخ کی ''رواتی داستان'' اپنی ابتدائی کہانی کی طرح زیادہ تر نسلی، خاندانی اور مذہبی تعظیم وتکریم سے تعلق رکھتی تھی اور خالص افسانوی ضمیاتی حیثیت اختیار کر گئی تھی۔ پھر جس طرح سائنس کے بیدار کن علم نے کائنات کے متعلق بے حقیقت نظریات کے گنبدوں کو توڑ کر ان آفتاب افروز لامحدود خلاؤں کا اکتشاف کیا جن میں ہماری لرزتی ہوئی زمین رواں دواں ہے، اسی طرح اس کی درخشاں ترقی سے افسانوں کی دھند بھی چھٹ گئی اور ہمیں موقع دیا گیا کہ ہم انسان

> کی طول طویل اور حیرت انگیز رفتارِ ترقی کو اس کے طبعی و قدرتی منظر اور تناسب میں دیکھ سکیں۔ وہ ازمنہ جو کبھی داستانوں اور افسانوں کے جنات اور عفریتوں سے آباد تھے، اب ان قوموں کی گزرگاہ نظر آنے لگے جنھوں نے ہماری ثقافت کی تعمیر میں حصہ لیا تھا۔ یورپا دیوی کریٹ کی دوشاخہ سروں والی کشتیوں پر سوار چلی آ رہی تھی، جو سرزمین نیل اور سواحل الیجہ سے اٹلی اور ہسپانیہ کی طرف درمیانی سمندر کو طے کر رہی تھیں۔ گدھوں کے گھنٹیاں بجاتے ہوئے کارواں دو دریاؤں کی سرزمین سے ثقافت کے ساز و سامان لے کر سر پر چوٹیاں رکھنے والے حتیوں کی سرزمین سے یوکسین اور فریجیا تک پہنچ رہے تھے اور یہ ثقافت تخلیق عالم کی اس تاریخ سے بہت پہلے وجود میں آ چکی تھی جو آرچ بشپ آشر نے مقرر کی تھی۔ اس ثقافت کے سمیر پہنچنے سے دس ہزار برس بیشتر ہم دیکھتے ہیں کہ میگڈلینیا کے باشندے اپنے مندروں کے غاروں کو مشجروں اور کتبوں سے آراستہ کر رہے تھے اور حیوانات کے مصنوعی چہرے پہن کر اپنے رسوم میں رقص کر رہے تھے اور یہ چہرے اسی قسم کے تھے جو ایٹک کی دوشیزائیں ''آرتمیس برور دینا'' کے معبد میں پہننے والی تھیں اور وہ جن کے عجیب و غریب دہانوں سے ایسکیلیا کے گیتوں کے ٹپے گئے جانے والے تھے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آخری برفانی زمانے کی یہ وحشیانہ ثقافت بھی ایک پکے ہوئے پھل کی طرح تھی جو لاکھوں برس کی درجہ بدرجہ اور مرحلہ بہ مرحلہ ترقی کے بعد پیدا ہوا تھا اور یہ اعصار و ازمنہ کا تسلسل بھی خلائے فلکیاتی کے فاصلوں کی طرح ہمارے تخیل کی استطاعت سے باہر ہے''۔ (15)

بریفالٹ سمیری تہذیب سے پہلے انسانی زندگی کو غیر مہذب قرار دیتے ہیں اگرچہ سومیری تہذیب سے ہزاروں برس پہلے بھی انسان تہذیب و تمدن کی طرف مائل تھا لیکن تہذیب کی نکھری صورت سومیریوں کے ہاں ملتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا سومیری تہذیب بھی وسطی ایشیا کا حصہ ہے یا یہ تہذیب کسی دوسرے خطہ زمین پر تشکیل پائی ہے۔ اس سلسلے میں تاریخی حقائق زیادہ واضح

نہیں ہیں لہذا ما قبل تاریخی دور میں جھانکنا پڑے گا۔ معروف تاریخ دان اور دانشور مارگن انسانی دور کی وحشت سے تہذیب تک تدریجی سفر کو تین ادوار میں تقسیم کرتے ہیں۔

عہد وحشت، عہد بربریت اور عہد تہذیب۔ ان تین ادوار کا تدریجی ارتقا یوں ظاہر کرتے ہیں:

> ''پہلے دور میں انسان نے شکار کرنا سیکھا، تیر کمان ایجاد ہوئی، درختوں کی چھال اور شاخوں سے عام استعمال کی اشیاء اور پتھر سے اوزار بنائے گئے۔ اس عہد میں تیر کمان کی وہی حیثیت تھی، جو عہد بربریت میں لوہے اور تلوار اور عہدِ تہذیب میں بارود کے ہتھیار کی۔ شاید ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مارنے کے مہلک طریقے اختیار کرنے کے ساتھ انسان ہماری نظر میں ترقی اور تہذیب یافتہ ہوتا گیا۔...... دوسرے دور میں برتن سازی، جانور پالنا، ان کی نسل کشی، پودوں کی کاشت، کچی اینٹ بنانا شامل کیا جاتا ہے۔ تیسرے دور میں خام لوہے کو پگھلا کر صاف کیا جانے لگا، حروفِ تہجی اور فن تحریر ایجاد ہو، لوہے کا ہل کھیتی باڑی میں انقلاب لایا۔ کلہارے سے جنگل صاف کیے گئے اسے بربریت کا آخری دور بھی کہا جاتا ہے...... یہ کہنا مشکل ہے کہ تہذیب کہاں سے شروع ہوتی ہے اور بربریت کہاں پر ختم؟ یا کسی ایک دور کو عہد بربریت اور دوسرے کو عہد تہذیب قرار دینے میں علم وفن والے انسانوں کا کوئی ویسا ہی نظریہ کارفرما تو نہیں جس کے تحت کبھی زمین کو کائنات کا محور خیال کیا جاتا تھا؟ یہ بہر حال ذہن نشین رکھنا ہوگا کہ تہذیب اور بربریت کوئی دو انتہائی مختلف ادوار نہیں بلکہ ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں''۔(16)

انسانی تہذیب (Human Civilization) کی ابتداء اور ارتقاء کے حوالے سے Nathaniel Platt (Old Stone Age) اور (New Stone Age) کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> Life must have been short, and not very sweet, for Neaderthal and Cro-Magnon men. Imagine having to fight

wild animals with knives, spearheads, and hatchets roughly chipped from stone! Thousands of such rough stone weapons have been found in places where geologists and archaeologists say primitive man lived. That is why the period from about 500,000 to about 10,000 years ago is called the Old Stone Age. Men of the Old Stone Age had weapons and tools made of other materials, such as bone and the horns of animals. They probably also used clubs of wood and bows and arrows, which have long since rotted away.(17)

ترجمہ:

زندگی نیڈرتھل (Neaderthal) اور کرومیگنون (Cromagnon) کے لیے کم اور ناخوشگوار ہوتی ہے۔ سوچا جاتا ہے کہ ان کا لڑنا وحشی جانوروں سے خنجر کی مدد سے، نیزے کی مدد سے، پتھر سے، ہزاروں کی تعداد میں خراب پتھر اور ہتھیار وہاں سے ملے جہاں ماہرِ ارضیات (Archaeologists) کہتے ہیں کہ وہ پہلا آدمی ہی رہتا تھا اس لئے جو زمانہ تقریباً 50 ہزار سال سے 3 لاکھ سال تک جس کو پرانے پتھر کا زمانہ کہا جاتا ہے جو لوگ پرانے پتھر کے زمانے کے تھے۔ انھیں ہتھیار اور اوزار جو پتھر کے بنے ہوئے تھے جو ہڈی اور جانوروں کے سینگوں سے بنائے تھے وہ لوگ عموماً لکڑی کے ڈنڈے استعمال کرتے تھے اور تیر استعمال کرتے تھے جواب نہیں ہیں۔

پھر New Stone Age کے حوالے سے لکھتے ہیں:

About ten thousand years ago, primitives began making great progress. Before that time, they had been almost entirely at the mercy of nature. Then they learned to co-operate with nature to get more and better food, clothing, and shelter. Their stone tools and weapons were

> ground to make them smooth and sharp. For convenience historians call the period from about 10,000 to about 6,000 years agp the New Stone Age.(18)

ترجمہ:

تقریباً دس ہزار سال پہلے ان لوگوں نے ترقی میں قدم رکھا۔ اس سے پہلے یہ لوگ فطرت کی فراوانی پر گزارہ کرتے تھے پھر انھوں نے قدرت کے کرشموں سے سیکھا اور اچھے کھانے، کپڑے، پناہ حاصل کرنے لگے۔ ان لوگوں کے پاس اوزار اور ہتھیار بنیادی چیزیں تھیں جو بہت اچھی اور تیز ہوا کرتی تھیں۔ سہولت کی وجہ سے تاریخ دانوں نے کہا ہے کہ یہ زمانہ دس ہزار سے تقریباً چھ ہزار تک ہے جسے نئے پتھر کا زمانہ کہا جاتا ہے۔

اانسان کے ابتدائی کلچر اور ارتقائی صورت حال کے حوالے سے William F.Ogbur لکھتے ہیں:

> The earliest, human culture that we know much about was the Mousterian culture, possessed by a man referred to as the Neaderthal type.
>
> We wish we knew more about the superorganic as it was developed at the time of the Neanderthal man in the Paleolithic or Old Stone Age. There, however, no customs that survive so long, and very little material culture that will persist 25,000 years in a soil that is moist a good deal of the time. Remains of Mousterian stone culture consist chiefly of two types of artifacts: (a) almond-shaped flakes of flint, broken from a central nodule, and (b) this nodule shaped into a stone called the coup de poing, with a form like the two hands put together with the palms facing each other. The oup de poing is also found in culture much

earlier than the Mousterian. The ustilisation of flakes from the original stone was swell developed by Mousterian man, for his tones bear evidance of having been retouched or sharpened on on side. For industrial uses there were hand stones, choppers, plaing tools, drills, borers, knives, and scrapers with various edges as knife edge, curved outer edge, saw edge, double edge, beak-shaped and many-edged. There were also the hand point and a hammer stone. For war and the chase there were spear heads, hand stones, throwing stones, and the knife. Some bone implements, too, have survied; among these is a bone anvil. Fire was known before the Mousterian culture.

From his large skull, which was of much the same size as that of modern man, we judge that Neanderthal man had a language, but what tradition he handed down or what his conceptions of cosmogony were there is no way of saying. from the way the skeletons were laid out in burial we assume Neanderthal man had a religion, also that he lived in family groups. That is, we assure that if a body was put away in a grave with offerings, this procedure was prompted by religious considerations, such as a belief in an afterlife, and that those who attended to the details of the burial were resumably kinsmen. However, we can have no idea as to whether he was monogamous or polygamous in marriage, or what the position of woman was in his society. There probably was a division of labour between male and female as there is in all known primitive cultures. He seems to have lived in caves. As to clothing, there are no suvivals,

but since the climate was much like that of Greeland to-day, it is safe to conclude that he wore clothing. All primitive peoples to-day have musical instruments, songs, paintings, a system of kinship, and a village or clan organization. But whether or not htese were to be found in Mousterian culture, we do not know.(19)

ترجمہ:

پہلے پہل جو انسان ذات کا کلچر تھا جسے ہم جانتے ہیں وہ Maisterian کلچر تھا جو Neaderthal لوگوں نے اپنایا تھا۔ ہم یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ہم نے بہت کچھ جانا ہے اس پر آرگینک کے مطابق جو ترقی یافتہ ہوئے Neaderthal میں سے Paleslithic یا پتھر کے زمانے میں کوئی کلچر نہیں دیکھا جاتا تھا مگر یہ دیکھا جائے تو وہاں تھوڑا کلچر تھا جو پچیس ہزار سال تک تھا مگر جو Moustein تھے، اس پتھر کا کلچر کہتے تھے جو دو قسم کے تھے۔ ایک Almound شکل کا تھا جو Central Nodhe سے نکلا ہوا تھا۔ یہ نوڈیول پتھر تھا جسے آج خطرے والا پتھر کہا جاتا ہے۔ یہ پتھر تقریباً Mousteroun Age سے پہلے ملتا ہے۔ یہ لوگ کارخانے کے لیے اس قسم کے پتھر استعمال کرتے تھے جس سے اوزار، چاقو اور مختلف چیزیں بنائے جاتے تھے۔ اس زمانے میں ہتھوڑا ابھی ملتا ہے جو پتھر کا بنا ہوتا تھا۔ ان لوگوں کے پاس لڑائی کے لیے نیزے اور مختلف قسم کے پتھر اور چاقو ہوا کرتے تھے۔ آگ کا نظریہ جو جانا گیا جو Mousterian ثقافت سے پہلے ہے۔ ان لوگوں کے سر بڑے تھے جو تقریباً آج کے زمانے کے مقابلے میں تھوڑا زیادہ ہے، ہم سمجھ سکتے ہیں کہ Neaderthal لوگوں کے پاس زبان تھی مگر ان کے کلچر کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ان کی ہڈیوں اور جسم کی ساخت سے جانا جاتا ہے کہ Neaderthal لوگ مذہبی تھے اور یہ لوگ خاندانی شکل میں رہتے تھے کیونکہ یہ لوگ الگ الگ نہیں رہ سکتے تھے کیونکہ ان

کے پاس مذہب تھا مگر ان کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ لوگ ایک یا ایک سے زیادہ شادیاں کرتے تھے یا ان کے معاشرے میں عورتوں کی حیثیت کیا تھی مگر یہ صاف ظاہر تھا کہ عورت اور مرد جو مزدور تھے ان کی الگ الگ جگہ تھی یہ لوگ غاروں میں رہتے تھے۔ ان لوگوں کے پاس اتنے وافر وسائل تھے اس لیے وہ موسم کی وجہ سے کپڑے بھی پہنتے تھے۔ جیسے آج کل گرین لینڈ میں ہے یہ جو پیدائشی لوگ ہیں ان کے پاس موسیقی کے آلات، گانے، پینٹنگ اور برادری نظام اور اس کے پاس گاؤں اور تنظیمیں بھی موجود تھیں، مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ لوگ Mousterian تہذیب میں آتے ہیں کہ نہیں۔

مہذب دور (Civilized Period)

مہذب دور میں انسان قدیم حجری دور سے نکلتا ہے اور شہری یا آباد زندگی قدم رکھتا ہے۔ اس دور میں انسان فنِ تحریر سے بھی واقف ہو جاتا ہے اور زندگی کے باقی آسائشوں سے بھی باخبر ہو جاتا ہے۔ انسان کی مہذب زندگی (New Stone Age) کے بعد شروع ہو جاتی ہے۔ (Nathaniel Platt) نے انسان کی مہذب زندگی کا سراغ 6000 سال پرانے عہد میں لگایا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

> "In the New stone Age, a man who could make tools and weapons out of metal was regarded as a kind of magician. But anybody could chip an implement out of wood or grind one from stone. Asnd most people did, long after metals were discovered. To a large extent, metals are the basis of civilization. In fact, the areas where metals were first used became the cardles of civilization,
>
> Copper in a more or less pure state was the first metal to be commonly used. But copper is too soft to make good weapons or tools. Soon some person or persons discovered that a mixture of tin and copper makes a strong alloy,

which we call bronze. Bronze proved so useful that it greatly changed man's ways of living. Mankind was on the threshold of the Bronze Age (c2000-c1000 B.C). Because men either did not know how to extract iron from its ore or found it too difficult to do so, iron was not commonly used in Europe until about 1000 B.C.

The use of metal is only one characteristic of civilization. Let us locate the world's first civilized communities and find out what else they had in common. It was in fertile river valleys in Africa and Asia that civilization dawned. The homes of these earliest civilizations were: (1) the Nile River valley in Egypt and (2) the Tigris-Euphrates River valley in Mesopotamia (c4000 B.C.), (3) the Indus River valley in India, (a little later), and (later still) (4) the Yellow River valley in China (c1500 B.C.). In the New World, shortly before the birth of Christ, civilization was born in Central America, Mexico, and Peru. It was from the Nile and Tigris-Euphrates river valleys that civilization spread to Europe about 500 B.C. This European civilization, in turn, was introduced into the americas about 1500 A.D. (20)

ترجمہ:

نئے پتھر کے زمانے میں جو لوگ اوزار ہتھیار دھاتوں سے بنا سکتے تھے ان کو جادوگر مانا جاتا تھا لیکن تقریباً ہر آدمی کچھ کچھ بنا سکتا تھا، پتھر یا لکڑیوں میں سے مگر یہ لوگ جو چیزیں بناتے تھے وہ دھاتوں سے بناتے تھے۔ اگر اکثریت دیکھی جائے تو دھاتیں تہذیب کا بنیادی ذریعہ مانی جاتی ہیں اور وہ علاقے جہاں سے دھاتیں پہلے ملی تھیں اور

استعمال ہوئی تھیں وہ علاقے تہذیب کا مرکز بن گئے۔ دھاتوں میں ''کاپر'' سب سے پہلے اصل حالت میں ملا مگر ''کاپر'' نرم تھا اور اوزار اور ہتھیاروں میں اچھا کام آتا تھا۔ کچھ لوگوں نے ''کاپر'' کے بعد ''کاپر'' اور ''ٹین'' کی ملاوٹ (Alloy) بنائے جسے برونز کہا جاتا ہے۔ برونز جو بہت اچھا مانا جاتا ہے، کے استعمال کی وجہ سے جس نے انسان کے رہنے سہنے کا نمونہ تبدیل کر دیا۔ انسانی ذات جو تھی برونز زمانہ میں ترقی یافتہ دیکھی جاتی ہے۔ یہ زمانہ 2 ہزار بی سی سے ایک ہزار بی سی کا ہے کیونکہ جو آدمی یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ لوہے کو کیسے جانچا جائے اور یہ بہت ہی مشکل بھی تھا کیونکہ لوہا عام طور پر یورپ میں استعمال نہیں ہوا کرتا تھا۔ ایک ہزار بی سی میں دھاتوں کا استعمال فقط تہذیب کی نشانی مانی جاتی ہے بلکہ یہ ان کی شناخت ہے۔ آؤ کہ پہلی دنیا کی وہ قوم ڈھونڈیں جو پہلے تہذیب یافتہ تھی۔ جو قومیں پہلے تہذیب یافتہ تھیں، پہلے تو ان کے پاس زراعت والے دریا اور وادیاں ہوا کرتی تھیں جیسے افریقہ اور ایشیاء میں ہیں۔ ان تہذیب یافتہ لوگوں کے جو گھر تھے جیسے:

1۔ دریائے نیل کی وادی جو مصر میں ہے۔

2۔ ٹگر یوفریٹس کی دریائی وادی ہے جو میزوٹوسیا میں ہے۔ 4 ہزار بی سی کا ہے۔

3۔ انڈس دریائے وادی جو انڈیا میں ہے۔

4۔ پہلی دریائی وادی ہے جو چائنہ میں ہے۔ 15 سو بی سی کا ہے۔

اس نئی دنیا کی دریافت پہلے حضرت عیسیٰ کی پیدائش سے ہوئی۔ یہ تہذیب پیدا ہوئی مرکزی امریکہ، میکسیکو اور پیرو میں۔ یہ سب تہذیبیں تھیں وہ دریائے نیل اور دریائی وادی ٹگر یوفریٹس سے پھیلی اور یورپ میں پہنچی اور یہ یورپین تہذیب امریکہ میں AD 1500 میں داخل ہوئی۔

William. F. Ogburn لکھتا ہے:

Culture was growing more rapidly at the dawn of history than it had been during the Ice Ages, if we may judge from the material remains. The people along the Euphrates and the NBile at this time found themselves inheriting a much more highly developed superorganic than did the men of the Old Stone Age. Writing became perfected after a long period of improvement at the beginning of history. In America it had reached the pictograph from among the Maya by the time of the coming of the whites. Writing was of tremendous importance for the growth of the superoganic. Since culture originated with the transmission of ways of behaviour by learning from the group, it is readily seen that writing, which facilitates transmission, is in the same general order of importance as speech itself.(21)

ترجمہ:

یہ تہذیب بہت ہی تیزی سے پھیلتی گئی اور ہم سوچ سکتے ہیں کیونکہ ان لوگوں نے اپنی نشانیاں چھوڑی ہیں۔ مادہ کی صورت میں جو لوگ یوفریٹس اور (نبیہ) کے زمانے میں یہ جانا گیا کہ وہ بہت ہی ترقی یافتہ تھے۔ پرانے پتھر کے زمانے کے مقابلے میں یہ ہماری تحقیقات بالکل سچی ثابت ہوئیں، ڈھیر ساری گواہیوں کے بعد جو تاریخ میں مانی جاتی ہیں، امریکہ میں یہ پہنچ گئی۔ مائع کی وجہ سے جہاں گورے لوگ رہتے تھے وہاں سے ان کی تہذیب اور تمدن سیکھی گئی اور ان کی تہذیب و تمدّن ایک علاقے سے دوسرے علاقے تک پہنچی جو تحریر کی صورت میں تھی۔

زبان اور کلچر

زبان اور کلچر کا تعلق بہت ہی قریبی ہے کیونکہ کلچر کو Represent کرنے والے ذرائع میں سب سے مؤثر ذریعہ زبان ہی کا ہوتا ہے۔ William F. Ogburn اور Meyer F. Nimkoff نے کلچر کے لیے زبان کی اہمیت پر ان الفاظ میں زور دیا ہے:

> The speaking and understanding of a language was the big event that helped to make the culture of man so agnificent an achievement compared with that of the lower animals. A language that could, merely through delicate variations in sound, transmit an idea such as "the flood came and destroyed the houses" was an achievement far superior to the transmission of states of emotion by a small variety of cries. A highly developed language gives a capacity for conveying ideas about a tremendous variety of things. A language also perpetuates knowledge over many generations. Our own English language now contains about a millions words, but even the preliterate peoples have vocabularies of many thousand words. The simplesty languages rest on a grammar as adequate and complicated as our own. Some, indeed, are far more intricate. In the Eskimo language, for example, a single noun can be used in hundreds of forms with different meanings.
>
> Among apes, although there is no indication of anything approximating to language, there is some evidence of the beginnings of symbolic experience in their gestures, emotional cries, and calls. Of these elements of communication, Learned identified thirty two related to

food, drink, other animals, and persons. Since a young ape cannot learn a language, even when he is taught, while a human infant can, we infer that the capacity for language rests upon a biological development, although its exact nature is still obscure. The sharp break between the crude communication of the highest apes and the language of man does not, however, imply that language was developed suddenly. Language really did not happen as an "event" as stated above. It must have been a very long time in developing, just as it cubic centimeteres (the measure of the brain case of teh gorilla) to 1,500 cubic centimeters (approximately the size of the skull of man).

The fact that the lower animals do not have language makes understandable the vast difference between the superorganic of the lower animals and that of man. The difference is so great that by comparison the culture of the lower animals seems slight, even negligible, so that it is customary to say that culture originated with man. On the whole this statement is true enough.(22)

ترجمہ:

”زبان سمجھنا اور بولنا ایک بڑی خاصیت ہے کسی بھی تہذیب کو بنانے کے لیے کیوں کہ زبان آدمی کو مختلف بناتی ہے جانور سے۔ “

کسی بھی زبان کی مختلف آوازیں ہوتی ہیں اور یہ آوازیں اس زبان کی پہچان ہوتی ہیں۔ خصوصاً ترقی یافتہ زبانیں اچھے خاصے خیالات سمجھاتی ہیں۔ زبان علم کو نسل در نسل پہنچاتی ہے۔ ہماری انگریزی زبان کے لاکھوں الفاظ جو مختلف آدمیوں کو یاد ہیں اور کچھ کو نہیں بھی اور اور کچھ جو سادہ زبانیں ہیں وہ گرائمر پر انحصار نہیں کرتیں اور کچھ مشکل

ہیں۔ (Askimo) زبان میں مثال کے طور پر" ایک اسم سو اشکال میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بندروں میں چنانچہ کوئی ایسی شناخت نہیں جو زبان کی وجہ سے ہو مگر ان کے ہاتھ پاؤں ہلانا اور چلانا رابطے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ مختلف زبانوں میں مختلف چیزوں کے لیے مختلف الفاظ ہوتے ہیں جیسے کہ جوان بندر کوئی زبان نہیں سیکھ سکتا جب تک ان کو نہ سکھائی جائے۔ یہ انسان ان کو سکھاتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ فطرت پر انحصار کرتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ایک بڑے بندر اور انسان کا ربط ہے وہ بھی کسی نہ کسی حد تک زبان پر منحصر ہے۔ زبان کوئی پیدائشی واقعہ نہیں ہے بلکہ یہ کئی سال لیتی ہیں۔ اپنی تکمیل میں انسان کا دماغ بہت کم ہے جو پندرہ سو کیوبک سینٹی میٹر ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ چھوٹے جانوروں کے پاس زبان ہی نہیں ہوتی جو رابطے کے کام آئے۔ پس یہ کہا جاتا ہے جو تہذیب کی شروعات ہوئی، انسان سے ہوئی اور یہ پورا بیان تقریباً صحیح ہے۔

سوسائٹی میں زبان کو شخصیت کے نکھار کا ذریعہ بتاتے ہوئے آگے لکھتے ہیں:

> In passing from material to non-material culture, the most nature thing is to turn to the field of language for illustrations. Language is unquestionably the most important phase of all culture in its implications for personality. This fact can be seen from certain basic facts. One of the principal differences between man and other animals is that the alone possesses speech. Again, language can be learned only through association with those who possess it; and, as the reader has seen, feral men who are reared in isiolation from their fellows fail to acquire speech. This lack is a principal reason why such individuals seem not to be human. Also revealing of the significance of language for personality are cases of deaf-mutes, individuals who becasue of physiological defect never have

had the opportunity of hearing speech and who therefore can never quite speak like others.(23)

ترجمہ:

''مادۂ تہذیب سے گزرتے ہوئے غیر مادی تہذیب تک زبانوں نے مختلف شکلیں اختیار کیں۔ زبان بہت ہی اہم حصّہ ہے کسی بھی اہم تہذیب کے لیے اور یہ حقیقت ہے کہ انسان اور جانور میں زبان بنیادی تفریق ہے۔ زبان کو بار بار سیکھا جا سکتا ہے ان سے جو زبان جانتے ہیں اور زبان ایک بنیادی ذریعہ ہے جو انسان کو الگ کرتی ہے جانور سے۔ زبان کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ جو اسے بولتا ہے وہ گونگے یا بہرے سے الگ ہوتا ہے اور وہ کبھی خاموش نہیں رہتا۔

اس تمام بحث اور مختلف دانشوروں کے آراء اور حوالہ جات سے مجموعی طور پر یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سائنسی بنیادوں پر اگر انسانی تہذیب کا مطالعہ کیا جائے تو ایک واضح ارتقائی صورت حال سامنے اجاتی ہے اور یہ نکتہ کھل جاتا ہے کہ پہلا انسان نہ تو بول سکتا تھا؛ نہ اسے مادی آسائشوں کا شعور تھا اور نہ ہی وسائل کو اپنی گرفت میں لینے کی حرص تھی مگر جوں جوں وہ باشعور ہوتا گیا تو وہ اپنے تحفظ کا سامان بھی ڈھونڈنے لگا۔ زمین سے تمام تر وسائل حاصل کرنے کا ہنر بھی سیکھنے لگا، زبان کو موثر اظہار کا ذریعہ بھی بنایا اور یوں آج کے ترقی یافتہ، مہذب اور آسائشوں سے مالا مال دور تک بھی آ پہنچا۔

☆☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ برق، جیلانی، غلام، ڈاکٹر، ہماری عظیم تہذیب، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ص۱۷تا۲۰

۲۔ حسن، سبط، پاکستان میں تہذیب کا ارتقاء، مکتبۂ دانیال، کراچی، اپریل۱۹۸۳ء، ص:۱۳،۱۴

۳۔ .... ایضا ....، ص:۱۵،۱۶

4- The New Encyclopaedia Britanica, (Macropaedia). 15th ed. S.V. The concept and components of culture by richard G. Fox, Vol. 16c, 1997. P.874

5. Rosental, M. Yendin, P.A Dictionary of Philosophy, Progress Publisher, Moscow, 1st printing, 1967.

6. Jalbi, Jameel, Dr., Pakistan: the identity of culture, Royal Book Company, Krachi, 1st ed. 1984, p.14.

7. .... do .... , p.28

8. Ogburn, William, F. and Meyer F. Nimkoff, A hand book of sociology, Rouledge and Negon Paul Ltd., London, 3rd Ed. 1953. p.15

9. Abbasi, Youasaf M., Pakistani culture on profile, National Institute of Historical and Cultural Research, Islamabad, 1992. p.iv

10. Kaleem, Siddiqui, M. Pakistan a cultural spectrum, Arsalan Publications, Lahore, p.15.

۱۱۔ جلالپوری، عباس علی، خردنامۂ جلالپوری، تخلیقاتِ لاہور، اگست۲۰۰۰ء، ص:۹۹

۱۲۔ وزیر، آغا، اردو شاعری کا مزاج، سن اشاعت ندارد، مکتبۂ عالیہ، لاہور، ۱۹۷۸ء، ص:۴۲

۱۳۔ اینجلس، فریڈرک، خاندان، ذاتی ملکیت اور ریاست کا آغاز، مکتبۂ فکرودانش، لاہور، دسمبر۱۹۸۷ء، ص:۳۲،۳۱۳

۱۴۔ درانٹ، ول، انسانی تہذیب کا ارتقاء، اردو ترجمہ از تنویر جہان، فکشن ہاؤس، لاہور، بارِ دوم، ۱۹۹۹ء، ص: ۱۴۴، ۱۴۵

۱۵۔ بریفالٹ، رابرٹ، تشکیلِ انسانیت، اُردو ترجمہ از عبدالمجید سالک، مجلسِ ترقی اُردو ادب، لاہور، بارِ سوم، ۱۹۹۴ء، ص: ۱۱، ۱۲

۱۶۔ درانٹ، ول، عرب، اُردو ترجمہ از یاسر جواد، تخلیقات، لاہور، ۱۹۹۷ء، ص: ۹

17. Platt, Nathaniel and Drummond, Muriel Jean, Qur world through the ages, Englewood Cliffs, N.J Prentice Hall, Inc., United State of America, 5th ed. Jan, 1959, p.14.

18. .... do ...., p.15

20. Platt, Nathaniel, and Drummond Muriel Jean, Qur world through the ages, p.17-18.

21. Ogburn, William F. and Meyer F. Nimkoff, A hand book of sociology, p.22

22. .... do ...., p.16, 17

23. .... do ...., p. 130

* * *